© rasailojaraid.com

دارالافتاء

مولانا عزیز زبیدی
(وار برٹن۔ ضلع شیخوپورہ)

۱۔ حدیث "علم حاصل کرو خواہ چین سے ملے" کی تحقیق

۲۔ باطنیوں کے عقائد و اعمال کا شرعی حکم!

خواجہ عبدالحمید صاحب بٹ لودھراں سے لکھتے ہیں:

"آئے دن ٹیلیویژن اور اخبارات میں یہ بات تہدی سے بیان کی جاتی ہے کہ "علم حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے"!

"ایسی کوئی حدیث ہے یا کسی بزرگ، صحابی یا تابعی کا قول ہے؟ وضاحت فرمادیں، نوازش ہوگی!

الجواب:

اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"أُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ!"

(رَوَاهُ الْعُقَيْلِيُّ فِي الضُّعَفَاءِ وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي جَامِعِ بَيَانِ الْعِلْمِ عَنْ أَنَسٍ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ (جامع الصغیر للسیوطی صہ ۴۳)

یہ روایت ابن ماجہ میں آئی ہے لیکن "اطلبوا العلم ولو بالصین" کے بغیر۔ (ملاحظہ ہو ابن ماجہ باب فضل العلماء ص ۲۴)

بہرحال یہ ساری روایات علی الانفراد بالکل بے کار ہیں: "قَالَ ابْنُ حِبَّانَ بَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهُ وَحَكَمَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِوَضْعِهِ قَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالذَّهَبِيُّ لَمْ يَصِحَّ فِيْهِ إِسْنَادٌ" (اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب ص ۴۳)

امام بیہقی فرماتے ہیں، اس حدیث کا متن (عبارت) لوگوں میں مشہور ہے اور سند اس کی ضعیف ہے اور یہ روایت اس سے زیادہ سندوں سے آئی ہے اور وہ سب کی سب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضعیف ہیں۔

" وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۴)

امام سخاوی فرماتے ہیں، یہ روایت ضعیف ہے:

" وَفِي الْمَقَاصِدِ بِزِيَادَةٍ، فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَقَالَ ضَعِيْفٌ۔ (تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۷)

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ" والی روایت کے بارے میں ائمہ دین نے خاصی طویل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی سندوں کی تعداد پچاس تک پہنچ گئی ہے اس لیے مجموعی لحاظ سے یہ روایت "صحیح لغیرہ" تصور کی جا سکتی ہے۔

(ملاحظہ ہو مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۸۵ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۷ حاشیہ سندی ابن ماجہ ص ۹۹)

جہاں تک اس کی روایتی حیثیت ہے وہ بہر حال تسلی بخش نہیں ہے جہاں تک اس کے مضمون کی بات ہے، ہمارے نزدیک بالکل صحیح ہے اور امت کا تعامل اس کا موید ہے۔ محدثین ہوں یا فقہا، مفسرین ہوں یا صرف نحو کے علماء، سب نے حصولِ علم کے لیے ساری دنیا کی خاک چھان ڈالی ہے اور اس راہ میں ان پر جو گزری ہے وہ اس روایت کے مضمون کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے — روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ، حصولِ علم کے لیے جہاں تک جانا پڑے دریغ نہ کریں اور یہ تلقین بالکل بجا ہے اور کتاب و سنت کی تلقینات کے عین مطابق ہے۔ واللہ اعلم!

---

(۲)

چترال سے قاضی خلیل الرحمن لکھتے ہیں:

کیا فرمائیں گے علمائے دینِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسمٰعیلی (آغا خانی) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کلمہ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ۔

© rasailojaraid.com